منشور محمدی

۱۳۱۰ھ

بنگلور

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم ؛ باخاتم ومہر آمدہ منشور محمدؐ ؛ توریت بلاتوریہ انجیل بہ تبجیل ؛ گویان صفت وسیرت مبرور محمدؐ

نمبر ۴ | مطبوعہ ۵ صفر المظفر سنہ ۱۳۱۰ ہجری روز یکشنبہ | جلد ۱۹

یہہ اخبار عشرہ وار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت سالانہ بصیغہ پیشگی ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم مطبع آنی چاہیے

قبول اسلام

(لورپول مین)

جماعت اسلام لورپول نے حال مین دو یہودی عورتون کو مسلمان بنایا۔ تیسرے نومسلم مسٹر البرٹ سوامین بناکاف ہین

(بنگلور مین)

۲۵ محرم روز جمعہ کو مولوی عبداللہ صاحب قندہاری نے ایک مرہٹی موچی کو جس کا نام نیگٹسامی تھا کلمہ پڑھاکر مسلمان کیا اُس نے خود بخود بلا ترغیب احدی اسلام کے قبول کرنے پر آمادگی ظاہر کی اور سارے کنبہ کو چھوڑکر مسلمان ہوا۔

(میرٹھ مین)

حال مین دو ہندو دیہان پر مشرف باسلام ہوے۔

(مسلمان آف انڈیا)

ہوڑہ مین عیسائیونکی پسپائی

۲۰ محرم کے ظہر کے بعد ہوڑہ کے میدان مین عیسائیون اور مسلمانون مین ایک بڑا مناظرہ ہونے والا تھا چنانچہ مسلمان لوگ وقت موعود پر پہونچے اور حافظ عزیز الرحمن صاحب وغیرہ مناظرہ کرنے کو طیار ہوے تھے اون پادری صاحب نے جن سے مناظرہ ٹھہرا تھا کہلا بھیجا کہ آج میرے سر مین بشدت درد ہی اسلئے مین حاضر نہین ہوسکتا آیندہ اتوار کو مناظرہ کرونگا اسکو سنکر جلسہ برخاست ہوا اور جاننے والے جان گئے کہ یہہ معمولی بہانہ ہی جو عیسائی عجز کے مقام مین پیش کردیا کرتے ہین سچ ہی۔ الحق یعلو ولا یعلی

پادری ٹی ولیم کی دل آزار کتاب

پادری ٹی ولیم کی اس کتاب کا حال جس مین اس کے مصنف نے اپنے تعصب وعناد کا زہر اگلا ہی اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین نہایت غیر مہذب اور گستاخانہ الفاظ جو پادری مذکور کی نیک نفسی اور پاکبازی کو ظاہر کررہے ہین استعمال کیا ہی۔ گذشتہ نمبر مین درج ہوچکا ہے۔

افضل کائنات مفخر موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی لیف یا حالات زندگی بہت سے مصنفین یورپ نے لکھی بعض نے تعصب کی نظر سے بعض نے انصاف کو مدنظر رکھہ کر۔ مگر آخر سب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے لوث اور بے مثال زندگی اور عمدگی اخلاق وآداب اور فضائل ومحاسن کا اقبال کرنا ہی پڑا اور اسقدر گنجایش ہی ان کو نہ ملی جس سے آنحضرت کی سادہ اور حکیمانہ زندگی مین ذرا سا بھی دھبہ لگا سکین اور اگر کسی نے ذرا بھی حد سے قدم باہر رکھا اور ذرا بھی منھ کھولا تو انہی کے ہم قوم اور ہم ملک مصنفین نے اسطرح ان کی خبر لی کہ تار عنکبوت سے بھی زیادہ بے وقعت کرکے چھوڑا۔

بعض عیسائیون نے اس غرض سے کتابین تصنیف کین کہ عیسائیون کو مسلمانون سے مناظرہ کرنے مین کارآمد اور بحث ومباحثہ کے وقت وسیلۂ فتح وظفر ہو۔ جب ان کی تصنیف سے یہہ غرض ہو تو خیال کیا جا سکتا ہے کہ ان تصانیف مین تعصب اور طرفداری کا کتنا برا دخل ہوگا مگر جب انھون نے بھی آنحضرت کے حالات پر نظر کی اور دیکھا بھالا تو آپ کے فضائل اور خوبیون کا اعتراف ہی کیا۔ کسی نے اس قسم کے بیہودہ الفاظ استعمال نہ کئے جن کے استعمال سے پادری ٹی ولیم نے اپنی اصلی تہذیب کو جسکا عیسائیون کو دعوی ہے ظاہر کیا ہے۔ گاڈفری ہگنس اور جان ڈیونپورٹ کی اپالوجی۔ اڈورڈ گبن۔ ڈبلیو ارونگ سر ولیم میور۔ ڈاکٹر اسپرنگر کارلائل وغیرہ مصنفین یورپ کی تحریرات اور تصانیف کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہی کہ کس شد ومد اور زور وشور سے انہون نے آنحضرت صلعم کی تعریف وتوصیف کی ہی اور دین اسلام پر کیسی محققانہ رائین ظاہر کی ہین۔

ہم نہین سمجھتے کہ پادری ٹی ولیم نے اس ناشایستہ وتیرہ کو کس خیال سے اختیار کیا ہے اور پادری مذکور کے ان ناجایز افعال مین کونسی غرض وغایت مضمر ہے۔ اس وتیرۂ غیر مہذب تو پادری مذکور کا اذا ئیس الانسان طال لسانہ کے مطابق اظہار دلائل سے عاجز ہونا صاف ظاہر اور عیان ہوتا ہی اور اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر دلائل موجود ہوتے اور مناظرہ کی قوت اور مباحثہ کی جرأت ہوتی تو اس طریقہ سے پیش آنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ سنجیدگی کے ساتھ اپنے دعوے کا ثبوت پیش کیا جاتا۔ اور اپنے پر زور دلائل سے مدعی کی زبان بند کیجاتی۔

اس کتاب کی اشاعت نے مسلمانون کی حمیت دینی کو خوب ابھارا اور نہایت مستحسن طریقے سے مسلمانون نے گورنمنٹ سے اسکے انسداد کی استدعا کی جسپر توجہ کامل کی امید ہے۔

دہلی کے مسجد فتحپوری کے اس جلسہ کا حال جو اسپر غور کرنے اور گورنمنٹ کی خدمت مین ڈپوٹیشن بھیجنے کی غرض سے ہوا تھا سنایا جا چکا ہے اسکے متعلق جو اور خبرین ملین درج کی جاتی ہین۔

آنریبل سر سید احمد خان بہادر سی ایس ائی نے بھی اس کتاب کے بارہ مین گورنمنٹ کو لکھا ہے۔ انہون نے لکھا ہی کہ گو قانونی کارروائی سے ستم رسیدہ قوم

اسکا بدلہ لے سکتی ہی مگر چونکہ اسکو پولیٹکل امور سے تعلق ہی لہذا گورنمنٹ کو خود اسپر توجہ کرنی چاہئے۔ انکی رائے ہے کہ ہر ایک اشاعت کو جو کسی قوم کے لئے باعث تہمک ہو خصوصاً وہ اشاعتین جو عیسائی مشنریون کے طرف سے ہون گورنمنٹ کو دخل دیکر روکدینا چاہئے۔

(م۔س۔ا)

میرٹھ مین گذشتہ جمعہ کو ایک عام جلسہ مسجد جامع مین پادری نی ولیم کی کتاب پر غور کرنے کی غرض سے ہوا بہت لوگ جمع تھے جب کتاب کا تذکرہ کیا گیا تو بہتون کے آنسو جاری ہو گئے بہت جوش و خروش پھیلا۔ آخر کار تجویز کی گئی کہ گورنمنٹ آف انڈیا کی خدمت مین عرضداشت بھیجی جاے۔

کلکتہ مین بھی بعض حضرات کے پاس وہ کتاب آگئی ہی جس پر دہلی مین ایک جوش عظیم برپا ہو رہا ہے یہان کے عمائدین کا ارادہ ہے کہ معقول طور پر گورنمنٹ مین اسکی اطلاع کرکے اچھی طرح سے اسپر توجہ دلانی چاہئے ورنہ احتمال قوی ہے کہ عوام مین ایک شورش عظیم برپا ہو جاویگی۔

فصاحت قرآن

ایک ایسا مسلم و مشہور مسئلہ ہے کہ قطع نظر معتقدین قرآن کے مخالفین قرآن بھی اس سے اباء و انکار نہین کر سکتے صدہا مصنفین مخالفین نے اسکو طوعاً یا کرہاً تسلیم کیا اور جس طرح سے ہو ان کو اپنے تصانیف و تالیف مین بھی اسکا اقرار کرنا پڑا ہے باوجود اسکے بھی آجکل کے کالے کرسٹان جنکو الف کے نام بے بھی نہین آتے اسمین کچھ نہ کچھ موشگافی کرتے ہین چنانچہ ایک ایسے ہی پادری صاحب نے دو ایک پرچہ مثل تار عنکبوت کے ادھر اودھر پھیلا کر عوام کالانعام کو اپنے دام فریب مین پھنسانا چاہا تھا کہ بعض علماء محمدیہ نے اس کی ایسی خبر لی کہ پھر ان حضرت سے بجز سکوت و فرار کے اور کچھ نہ بن پڑا منجملہ ان کے مولوی عبداللہ صاحب کانپوری ہین جنکے تحریر حمایت الاسلام وغیرہ کے کئے پرچون مین جب چھپی تب ان حضرت کی بالکل قلعی کھل گئی۔ اور منشور محمدی جلد ۱۸ کے اشاعتون مین مولوی غلام محمد صاحب سورتی نے بھی خوب خبر لی اور محرر کا قواعد عربیہ سے نابلد اور بے خبر ہونا اچھی طرح ثابت کر دکھایا اور مزید برآن جب مولانا حافظ ابو محمد عبداللہ صاحب مدرس مدرسۂ عربیۂ کلکتہ کا بے نظیر رسالہ چھپا تب لوگون کے دل سے اس بارہ مین جتنا شک و شبہ تھا بالکل دور ہو گیا اور کما حقہ ثابت ہو گیا کہ بیشک فصاحت قرآن ایک ایسا جلیل القدر و عظیم الشان امر ہے کہ کوی موسوس اس مین وسواس نہین ڈلا سکتا اور کوئی مخالف قرآن اس مین چون و چرا نہین کر سکتا اسکا ثبوت اس رسالہ کے معاینہ پر موقوف ہے یہہ بے نظیر رسالہ کانپور مطبع احمدی مین چھپا ہے جسکا جی چاہے وہان سے منگوا کر مطالعہ کرے تاکہ اسکا سب شک و شبہ دفع ہو جاوے

وما علینا الا البلاغ۔

مخدومی و مکرمی جناب مولانا مولوی محمد شریف صاحب دام لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مختصر مضمون مرسل خدمت ہے براہ نوازش اسکو اپنے اخبار گوہر بار کے کسی زاویہ مین جگہہ دیکر نیازمند کو ممنون ومشکور فرماوین۔

يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا (بقر ۲۷ ع)

خداوند تعالی نے اس آیہ کریمہ مین اپنے نبی حضرت محمد صلعم کو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ بعض اشخاص شراب وقمار بازی کی نسبت تجھسے دریافت کرتے ہین کہ اس بارہ مین انکے لئے کیا حکم ہے تو ان کو یہ جواب دے کہ یہ دونو گناہ کی چیزین ہین گو ان مین فائدے بھی ہین مگر گناہ انکے فوائد کے نسبت زیادہ ہین۔

ہرچند یہ مضمون ایک بدیہی اور صاف ہی اور بحث و شرح کی کچھ ضرورت نہین رکھتا لیکن تو بھی چند الفاظ اس آیت مکرمہ کی تفسیر کی نسبت ظاہر کرنی مناسب معلوم ہوتے ہین۔

خداوند تعالی کا اس آیۂ مکرمہ مین شراب اور جوا کے کسی قدر فوائد تسلیم کرنے درحقیقت ایک پہلو پر صحیح ہین کیونکہ بسا اوقات شراب سے خون اور ہاضمہ مین ظاہری طور پر ترقی ہوتی ہی اور اسی طرح پر ایک وقت مین جوے سے مال کی افزونی ہوتی ہے اور ظاہری طور پر انہین دو خیالات کو مدنظر رکھہ کر ان دو ناجائز کاموں کو لوگ کرتے ہین اور انجام کو نہین سوچتے یعنے یہ کہ آخر اسکا بربادی کا موجب ہے اور بعد اسکے خداوند تعالی کا یہ فرمانا کہ ان فوائد مذکورہ بالا کے مقابل گناہ بہت ہین اور نفع کم یہ بھی بالکل صحیح اور درست ہے کیونکہ یہی شرابی جو ابتدا مین تھوڑی سی شراب پیتا ہی رفتہ رفتہ بہت پینے کا عادی ہوجاتا ہے اور جس مقصد سے وہ پیتا ہے اسکا الٹا نتیجہ اسکو حاصل ہوتا ہے یہانتک کہ اس شرابی خون کے بدولت متعدد مہلک امراض مین مبتلا و گرفتار ہوجاتا ہے اور اسی طرح پر وہ قمار باز جو ابتدا مین جوے سے بہت مال دوسرون سے حاصل کرتا ہے اس چسکے سے دوسرے وقت پر پھر جوا کھیلتا ہے نتیجہ اسکا کیا ہوتا ہے کہ اس حاصل کردہ مال کے علاوہ اپنی اصلی جائداد کو بھی کھو بیٹھتا ہے اور اسی طرح پر آخر کار کنگال اور ذلیل ورسوا ہوجاتا ہے۔

پس خداوند تعالی جو عالم الغیب اور انسان کی بہتری وبھلائی کا ہر حالت مین خواہان ہے اسنے اس مقدس آیت مین ان دو خراب چیزون کے نقصان وفوایدکا مقابلہ کرکے اپنی اشرف مخلوق انسان پر عین اپنی مہربانی سے ظاہر فرمادیا ہی اور اسکو متنبہ کرکے خوب جتا دیا ہے کہ یہ دونون چیزین انسان کے لئے مضر ہین اور باعث بربادی ہین اور ان سے بچتے رہنا فائدہ کی بات ہی قرآن کریم نے اس مضمون کے متعلق نہ صرف ایکہی جگہہ ان مہلک چیزون کی نسبت ممانعت فرمائی ہے نہین بلکہ متعدد جگہہ۔ ایک دوسرے جگہہ مین مسلمانون کے لئے یہ ہدایت کی گئی ہی کہ جب تم نماز مین قایم ہو تو تم کو نشہ کی حالت مین نہونا چاہئے۔ دیکھو (النساء ع) پھر ایک تیسری جگہہ یہ تاکید بڑے زور سے آئی ہے کہ ای مسلمانو شراب وجوا وفال وبت پرستی کے قریب نہ جاؤ کیونکہ یہ سب شیطانی کام ہین اور

نئے بچنے سے نجات و فلاح ہے دیکھو (مائدہ ع۱۴) غرض ان آیات کریمہ کا یہی مطلب و مدعا ہی اور ان سے صاف طور پر یہی ظاہر و باہر ہوتا ہے کہ شراب و جوا بہت بری چیزین ہین اور قرآن کریم کی یہ روشن و اعلی ہدایت ہی کہ انکے بچنے سے دین و دنیا کی فلاح ہے اور یہی اس مختصر تحریر کا منشا ہے۔

مشہور فاضل گاڈفری ہگینس اپنے بے نظیر کتاب اپالوجی فار محمدؐ مین ایک جگہہ ارقام فرماتے ہین کہ کاش ہماری انجیل مین ان مذکورہ بالا آیات مین سے ایک آیت بہی ایسی ہوتی تو یورپ مین جو اسقدر شراب سے بربادی خلق ہوئی اور ہر روز ہوتی ہی وہ نہ ہوتی۔ فاضل موصوف قرآنی تعلیم پر رشکیہ کلمہ ظاہر فرماتے ہین فاعتبروا یا اولے الابصار۔ فقط۔

راقم نیاز آگین غلام نبی۔

اسلام اور ادیان غیر

اس امر کے بیان کرنے کی کوئی ضرورت نہین کہ اسلام کب اور کس زمانہ مین اور کس ملک سے ظاہر ہوکر اقصای عالم مین پھیلا کیونکہ اس واقعہ سے ہر یک قوم اور ملک والے کو قریبا آگہی ہوگئی ہے عام اس سے کہ وہ آگاہی اور خبرت اسلام کی بدولت ہی نصیب ہوی ہو یا کہ خود دوسری قوم والون نے اوس سے آگاہی حاصل کی ہو۔

اسبات سے ہر ایک شخص کو آگاہی ہونی لازم ہے کہ دنیا کے میدان مین جب کوئی جدید طاقت یا نئی صورت نمودار اور جلوہ گر ہوتی ہی تو اس کے جدت اور تازہ ظہور دنیا والون کی نظرون مین عجیب اور حیرت نما معلوم دیتا ہی کوئی تو اسکو محض جدت کے خیال پر ہی دیکھتا بھالتا ہے اور کوئی اس خیال سے کہ اسکی کیا ضرورت ہتی اور کوئی اس ذہن سے کہ یہہ کیون نمودار ہوی غرض طرح طرح کے خیالات لوگون کے دلون مین ناشی ہوتی ہین۔ بقول شخصے فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔ جب اسلام دنیا مین ظاہر ہوا تو اوسپر بہی یہی زمانہ آیا اوسکے بارہ مین کسی نے کچہہ خیال کیا اور کسی نے کچھ۔ بعضون کی تو یہ راے ہوی کہ اس مین کچہہ بہلا ہے۔ اور کسی نے کہا یہہ ایک کہیل اور تماشا ہے۔ کسی نے کہا یہہ طاقت ساری دنیا کی برخلاف ہی اور کسی نے یہہ راے دی کہ اسکا استیصال نہایت ضروری ہی اسلام اسوقت تن تنہا تھا اور اسکے نسبت راے دینے والے گروہ در گروہ۔ ہم اسبات یا اس عمل کو کیون برا کہین کہ غیرون یا اگلون نے اس جدید طاقت کے بارہ مین کیون ایسے خیالات ظاہر کئے اگر ہم ان لوگون کو الزام دینگے تو ہماری سخت کم زوری ہوگی یا اون کا فرض تھا کہ اپنے ایک نئے مہمان کی بابت جو اون مین ہمیشہ کے واسطے رہنا اور ان سے حصہ بخرہ لینا چاہتا تھا۔ غور کرین یہہ ان کا فرض تھا کہ اوسکی نسبت مختلف راہین قایم کرین اگر کوئی شخص اسبات پر اُن لوگون کو مطعون بناے تو مین اسکا سخت مخالف ہون اور چیلنج کرتا ہون اسلام کی مقابلہ مین ادیان غیر کا ضرور یہہ حق تھا کہ وہ اوسکی مقابلہ مین آدین اور اوسکے نیست و نابود کرنے کی کوشش کرین اگر ان لوگون یا اون ادیان نے ایسا کیا تو ایک امر طبعی کو پورا کیا۔

کون شخص چاہتا ہی کہ اوسکی اختیارات مین کوئی دوسرا
دخیل اور دست انداز ہو۔
اور پھر اوس صورت مین کہ جب اسلام پکار پکار کر
کہہ رہا تھا کہ مجھسے پہلون کا عمل اور طریق اغلاط اور اسقام
آمیز ہے اونکی پاس جو جو اسناد اور وثائق ہین وہ قابل
استناد اور لایق تمسک نہین ہین ایسی صورت مین
ضرور تھا کہ ادیان ماسبق اسلام کا مقابلہ کرتے۔
خاص کر اسلام کا مقابلہ اسواسطے بہی لازمی اور ضروری
تھا کہ وہ سب ادیان اور مشارب کے اخیر مین پیدا اور
ظاہر ہوا یہہ قاعدہ کی بات ہی کہ اگر کوئی طاقت اخیر
مین آکر پہلون کو کم زور بتاے تو سابقین کے دلون مین
بہت رنج گذرا کرتا ہی گو اسبات کا خیال نہو کہ۔ آخر آمد
بود فخر اولین۔
اسلام کا ان دعاوی مین کوی غلط طریقہ اور غیر ضروری
برتاؤ نہ تھا جب اوسکو یہ یقین تہا کہ وہ دراصل پہلون
کے اصلاح اور درستی کے واسطے آیا ہی تو اوسپر یہی لازم
اور قرین دیانت تھا کہ اپنے سابقین کو کہلی طور پر اپنی
ظہور کے اغراض اور دلائل سے آگاہ اور متنبہ کرے۔
اوسپر فرض تھا کہ وہ ساری دنیا والون پر اس امر کو
ثابت کردے کہ مین ان امور کی تکمیل اور اظہار کے واسطے
آیا ہون۔
یہہ تو آپ تسلیم کرتے ہونگے کہ جدید طاقتون سے ہمیشہ
دنیا والون مین کھل بل مچ جایا کرتی ہی خصوصاً جب کہ
اسکا ظہور اور نشور مذہبی دنیا مین ہو۔ اسلام نے جب
اس دنیا مین قدم رکہا تو اوسکے پر زور دعاوی کے
سبب ساری دنیا اوسکی مخالف ہوگی اور مذہبی دنیا
والون نے تو یقین کر لیا کہ یہہ نئی طاقت ضرور کچہ نہ کچہ
کرکے رہی گے ان وساوس سے ان لوگون نے اوس کے
مقابلہ اور دفعیہ کی سخت کوششین اور تدبیرین کین۔
آپ جانتے ہین جواب اور ڈیفنس کے واسطے کون طیار
نہین ہوتا اسلام نے جب دیکہا کہ ساری دنیا میری مخالفت
پر تل رہی ہی تو اس نے بہی جواب دینے مین کوتاہی نہین کی
جہان ہم نے انصاف سے اس امر کو مان لیا ہی کہ ظہور
اسلام پر غیر ادیان کا حق تہا کہ وہ اوس کا مقابلہ
کرین وہان ہم کو اب یہ امر بہی ماننا چاہئے کہ اگر اسلام
نے بہی حملات کا دفعیہ کیا ہی تو کوئی برائی نہین کی اوسکا
بہی فرض تھا کہ وہ اپنے رہنے کی جگہہ کرے۔ اور اپنے
مخالفون کو جواب دے غایت درجہ یہہ کہا جائیگا کہ اسلام
کو بوجہ نیا ہونے کے ایسا کرنے کا کوئی حق نہ تھا لیکن یہ
تو قرین انصاف نہین جب اسلام دنیا مین رہنے اور
پھیلنے کی غرض سے ظاہر ہوا تہا تو اسکا حق تھا کہ اپنے
مخالفون کو جواب دیوے جو شخص اس جواب کے
دینے سے اسلام کو مطعون بناتا ہے بخدا وہ سخت ناانصافی
کر رہا ہے وہ ایک امر خود تو کرتا ہے اور اورون کو اس سے
روکتا ہے نئی پرانے کی بحث کو چہوڑ کر اس امر کو سوچا
جا سکتا ہے کہ ہر ایک شخص کو اپنی بچاؤ کا خیال ضرور
کرنا چاہئے۔ اچہا ہمارا کہنا نہ مانو یہہ بات ایمان سے
کہو کہ کس نے ایسا نہین کیا۔ کیا جب عیسائی مذہب یورپ
مین پھیلا تو اس نے اپنی دشمنون اور بدخواہون کو جواب
نہین دیا کیا اسوقت عیسائی مذہب پر جو حملات ہوتے

ہوتے تھے انکا کوئی جواب نہ دیا جاتا تھا یورپ کی تاریخین دیکھو کہ ان مین کیا کیا لکھا ہی۔

ہر ایک طاقت پر دو زمانے آتے ہین۔ ایک دفعیہ حملات بیرونی اور اندرونی کا زمانہ۔ ایک وہ زمانہ جس مین اوسکو اپنی انتقامات اور تدابیر اور محاسن کا ظاہر یا جمع کرنا منظور ہوتا ہے ہر ایک طاقت کے ابتدای زمانہ مین حملات کا دفعیہ کیا جاتا ہے اور یہ سخت ضروری ہوتا ہی۔ اسلام پر بھی یہ دو زمانہ آئے۔ جب اسلام دنیا مین ظاہر ہوا تو اس وقت اوسکے ارد گرد ایسی جماعتین تھین کہ جو اسکو ہرگز نہین چاہتی تھین۔

بہت سے ایسی تجاویز ہر روز سوچی جاتی تھین کہ جس سے یہ جدید طاقت بالکل دور ہو جاوے۔ ایسے وقت مین اسلام کا فرض تھا کہ اپنا بچاؤ کرے اسلام پر یہہ سخت مصیبت تھی کہ بوجہ اسکے سب سے اخیر پر آنے کے اوس سے کوئی بھی پہلا مذہب خوش نہ تھا ہر ایک کلیہ بہیئت مجموعی یہ مدعا تھا کہ یہ حریف دنیا مین نہ رہے۔

چونکہ اسلام کو اپنی صداقت اور استقامت کا اظہار منظور تھا اس واسطے اوس نے ہر ایک حملہ کا مناسب دفعیہ کیا اگر اسلام نے ایسا کیا تو کچھہ برا نہین کیا کون ایسا نہین کرتا۔ قطع نظر ان دفاعی روکون کے جو اسلام نے بذریعہ شمشیر کین قلعے باڑے سے بھی اسلام نے کچھہ کم کام نہین لیا۔ اسلام کے مقابلہ مین دوسرے دین والون نے تحریر و تقریر سے بھی کچھہ کم کام نہین لیا ہزارون کتابین اس پر لکھی گئین اور صدہا تقریرین اسکی متعلق کی گئین خصوصا ان دو تین صدیون مین تو خوب ہی دل کے بخار نکالے گئے بیرونی حملے ہی نہین ہوے بلکہ اندرونی صدمات بھی پہونچتے رہے یورپ والون نے تو بہت ہی جوش نکالے اسکے خاطر انہون نے بڑی بڑی سفرکی اور بھیس بدل بدل کر اسکی برائیون اور قباحتون کو معلوم کرکے مقام یورپ مین شایع کیا گیا اور گھر گھر مین اسکو ایک مہیب صورت اور دشمن انسان ثابت کیا گیا۔

تھیٹرون اور تماشون مین اسکی نقلین اتاری گئین اور مجلسون مین اسکو بدنام کیا گیا جب مسلمان کا نام آیا تو یورپ کا بچہ بھی جوش سے بھر گیا ہم یورپ والون کے حملات کے بھی قائل ہین لیکن ہم کو اسلامی دفعیہ اور جوابات سے بھی غافل نہ ہونا چاہئے اسلام نے بھی ایسی پاکیزگی سے جواب دئے کہ یورپ والے بھی لوہا مان گئے۔ باقی آیندہ

ہمعصرون کا شکریہ

ہمارے دوسرے ہمعصرون کو بھی اسی ہمدردی اور جوش دینی نے منشور محمدی کے اجرا پر اظہار مسرت اور مسلمانون کو ترغیب و تحریص دلانے پر مجبور کیا جنسے ہمارے معزز معاصرین کشف الاخبار مجز صادق۔ راجپوتانہ گزٹ اور مہر نیمروز کو اخبار منشور محمدی کے اجرا پر مضامین لکھنے پر مائل کیا تھا اور وزیر ہند سیالکوٹ خیر خواہ زمینداران بوریہ معید عام اور دبیر ہند آگرہ نے بھی اپنی وفور عنایت اور ہمدردی سے منشور محمدی کے فواید دینی وغیرہ پر نظر کرکے اجرا ثانی پر اظہار مسرت فرمایا اور خریداران اخبار اور باقیداردن کو ادائے قیمت کی تحریص اور دیگر مسلمان بھائیون کو خریداری کی ترغیب دلائی ہم انکی اس عنایت کے نہایت ممنون ہین اور دیگر ہمعصرون سے امید کرتے ہین کہ حسب سابق متوجہ ہونگے۔ فی الحال بھائی

مخبر صادق اور راجپوتانہ گزٹ کے آرٹکل نقل کئے جاتے ہین۔

(منقول از مخبر صادق نمبر ۳۰ جلد ۴)

ناظرین باتمکین اس امر سے اگاہ ہونگے کہ سنین ماضیہ مین معسکر بنگلور سے ایک اسلامی اخبار منشور محمدی نام شایع ہوا کرتا تھا جسکے ذریعہ دشمنان دین کے بیجا حملون اور جھوٹے اعتراضات کے جوابات نہایت فصاحت کے ساتھ دئے جاتے تھے اور اس اخبار کے جاری کرنے کی غرض یہی یہی تھی۔ یہ اخبار کئی دفعہ شایع ہوکر قدر دانون کی عدم توجہی کی وجہ سے بند ہوجایا کرتا رہا ہے۔ تہوڑے عرصہ سے از حد مایوسی کی وجہ سے پھر بند ہوگیا تہا۔ انذنون چند یہی خواہان اسلام کی وجہ اور توجہ سے اسکی اشاعت کی تحریک ہو رہی ہے اور بہت سے احباب اس بات پر مصر ہین کہ اس اخبار کو پھر جاری کیا جاوے چنانچہ باصرار تمام معاونین یہہ بات قرار پائی ہے کہ ۵ محرم الحرام سنہ حال سے یہ اخبار پھر جاری ہو اس کے مہتمم جناب مولوی محمد شریف صاحب متوطن بنگلور ہون گے ہم امید کرتے ہین کہ تمام خریدار اور باقیدار اس واجب الاشاعت پرچہ کی امداد دینے مین پہلو تہی نہ کرین گے بلکہ صدق دل سے کمر ہمت باندہ کر مہتمم کی حوصلہ افزائی فرماکر قوم کو مشکور فرماوین گے۔

(منقول از راجپوتانہ گزٹ اجمیر نمبر ۱۳ جلد ۱۴)

اخبار منشور محمدی بنگلور

ہندوستان مین مسلمانون کا یہی ایک اخبار ہی جو مخالفین مذہب اسلام خصوصاً پادریون کی بادہوائی اعتراضون کا دندان شکن جواب دیتا رہا مگر افسوس کہ یہ قابل قدر پرچہ ہی اپنے نادہند خریدارون کی بے قدری سے کچھہ عرصہ ہوا خسوف مین آگیا تھا جس کا ہم کو حد درجہ افسوس تھا الحمد للہ کہ عشرۂ محرم سے یہ نامی پرچہ پھر جاری ہوگیا لہذا ہم زور سے کہتے ہین کہ ہر ایک اہل اسلام کو اسکا خریدنا اور خریدنا ہی نہین بلکہ دامی درمے سخنے امداد دینا چاہئے۔

تردید دین عیسوی مین ایک نہایت عمدہ اور نئی تصنیف

پیغام محمدی

یہہ ان کتابون کا جواب ہی جنپر عیسائی برسون سے فخر کر رہے تھے اور لاجواب سمجھتے تھے یعنے میزان نامہ پادری صفدر علی و عدم ضرورت قرآن پادری تہاکر داس اس نادر کتاب مین جناب مولانا مولوی سید محمد علی صاحب نے تعلیم موسوی اور عیسوی کا مقابلہ کرکے مذہب اسلام کی ضرورت اور اسکی فضیلت اس تحقیق و خوش اسلوبی سے ثابت کی ہی کہ کسی منصف کو اسکی تسلیم مین تامل نہین ہوسکتا حق یہ ہی کہ بے نظیر کتاب کئی برس سے بڑے شوق سے لوگ اسکے طالب تھے مگر تیار نہونے سے روانگی مین التوا ہوا۔ اب ۱۳ جزمین چہپکر تیار ہے شایقین مشتہر سے طلب فرمائین۔ قیمت کاغذ معمولی معہ محصول ڈاک ۴ کاغذ عمدہ معہ وفی عاجل

المشتہر

سید ابراہیم۔ کانپور احاطۂ کمال خان۔

مطبع بحر الاسلام واقع معسکر بنگلور سے باہتمام محمد شریف شایع ہوا۔